صفحہ ۴۲۰ پر ۱۹۵۳ء کی تحریک تحفظِ ختمِ نبوت کے ضمن میں ''کل پاکستان مجلس عمل'' کے زیرِ عنوان جن شخصیات اور جماعتوں کی فہرست دی گئی ہے اس میں تیسرے نمبر پر مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہما کو مجلس تحفظ ختمِ نبوت کا نمائندہ لکھا گیا ہے۔ حالانکہ اسی صفحہ پر جن جماعتوں کو دعوت نامے جاری کیے گئے ان کی فہرست میں چوتھے نمبر پر مجلس احرار اسلام کا نام درج ہے۔ فاضل مؤلف صاحبزادہ انوار احمد بگوی صاحب کے پیشِ نظر غالباً صرف مولانا اللہ وسایا کی کتاب تحریک ختمِ نبوت ۱۹۵۳ء ہے اور درج شدہ تفصیل کا واحد حوالہ بھی یہی کتاب ہے۔ یہ بات تاریخی طور پر غلط ہے۔ دونوں بزرگوں نے مجلس احرار اسلام کی نمائندگی کی تھی۔ مجلس تحفظِ ختم نبوت ستمبر ۱۹۵۴ء میں تحریک کے بعد قائم ہوئی۔ ۲۳ نکات کے حوالے سے ہونے والے اجلاس میں بھی مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ مجلس احرار اسلام کے نمائندے کے طور پر شریک ہوئے۔ (صفحہ ۳۵۳، تذکارِ بگویہ)

مجموعی طور پر کتاب ایک عہد کی زریں تاریخ ہے اور مؤلف محترم نے بڑی عرق ریزی کر کے بکھرے ہوئے مواد کو یک جا کر دیا ہے۔ شخصیات، تحریکات اور جماعتوں کے ذکر میں کسی بخل اور تعصب سے کام نہیں لیا اور تحقیق کا حق ادا کر دیا ہے۔ امید ہے کہ موصوف، راقم کے نقد کو بھی محبت سے قبول فرمائیں گے اور آئندہ اشاعت میں تصحیح کا اہتمام فرمائیں گے۔

● **شیخ المشائخ نمبر (مجلّہ صفدر گجرات)**

مرتب: سرفراز حسن خان حمزہ ضخامت: ۸۷۶ قیمت: ۵۰۰

ناشر: مظہریہ دار المطالعہ، مدرسہ حیات النبی گجرات

حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال سے علمی و روحانی دنیا میں جو خلا پیدا ہوا ہے وہ مدتوں پُر نہیں ہوگا۔ اکابر کے تذکرہ و یادگاری سے بھی نفع اور فیض ملتا ہے۔ جو قومیں اپنے اسلاف کو یاد رکھتی ہیں کامیاب و کامران ہوتی ہیں اور جو فراموش کرتی ہیں وہ نہ صرف ناکام و نامراد ہوتی ہیں بلکہ نفع و نقصان کے شعور سے بھی محروم ہو جاتی ہیں۔

حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ اُن برگزیدہ ہستیوں میں سے ایک تھے جنہوں نے زندگی بھر ایک لمحے کے لیے بھی اپنے اکابر و اسلاف سے نسبت و تعلق کو کمزور نہیں ہونے دیا۔ اُن کی شخصیت میں اپنے استاد حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی اور سلسلۂ نقشبندیہ میں اپنے مربی و مرشد حضرت مولانا احمد خان قدس سرہٗ اور حضرت مولانا عبداللہ نور اللہ مرقدہٗ کے علم و عمل اور سیرت و کردار کا نورانی عکس موجود تھا۔

عزیز محترم مولوی سرفراز حسن خان حمزہ سلمہٗ ایک باہمت، پُرعزم اور صالح نوجوان ہیں۔ وہ امام اہلِ سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے ہیں۔ ''مجلّہ صفدر'' اپنے دادا کے نام پر شروع کیا اور پہلا شمارہ ''شیخ المشائخ نمبر'' کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ دس ابواب پر مشتمل اس ضخیم نمبر میں حضرت خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح و افکار کو بڑی محنت سے جمع کیا گیا ہے۔ ''مجلّہ صفدر'' حضرت خواجہ صاحب پر شائع ہونے والے جرائد و رسائل کے خصوصی نمبروں میں منفرد حیثیت کا حامل ہے۔ آغاز میں مجلّہ صفدر کی مناسبت سے حضرت مولانا سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ کے